(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

داعیان کیلئے راہنما اُصول

ارشادات ربانی:

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ۔ (سورۃ نحل:126)

ترجمہ: اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور اُن سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اُسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ (حٰمٓ السّجدۃ:34)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

ارشاد رسولؐ:

عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّؓ : فَوَاللّٰهِ لَاَنۡ یَّهۡدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیۡرٌلَكَ مِنۡ حُمۡرِالنَّعَمِ۔

(بخاری کتاب الجهاد و مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور پھر اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۱)

’’کلمہ حق سے خاموش رہنا اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے صاف اور روشن علم دیا ہے وہ خلق اللہ کو نہ پہنچانا سب گناہوں سے بدتر گناہ ہے‘‘ (شحنۂ حق روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۲۶)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رحمہ اللہ تعالیٰ

’’ہر احمدی اقرار کرے کہ وُہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ اس طرح ایک سال کے اندر اندر جماعت کا دُگنا ہو جانا معمولی بات ہے۔۔۔ یہ عہد جتنے لوگ کر سکیں کریں اور اپنے نام لکھادیں کہ وُہ اپنی حیثیت کا کم از کم ایک آدمی سال میں احمدی بنائیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/فروری 1929ء، الفضل قادیان مورخہ 15/فروری 1929ء)

’’شرط یہ ہے کہ اپنے پایہ اور اپنے طبقہ کے لوگوں کو احمدی بنائیں۔ زمیندار زمینداروں کو احمدی بنائیں۔ وکیل وکیلوں کو، ڈاکٹر ڈاکٹروں کو۔ انجینئر انجیئروں کو۔ پلیڈر پلیڈروں کو۔ اسی طرح چند سالوں میں ایسا عظیم الشان تغیر بپا کیا جاسکتا ہے کہ طوفان نوح بھی اس کے سامنے مات ہو جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/فروری 1929ء، الفضل قادیان مورخہ 15/فروری 1929ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

’’ہر دعوت الی اللہ کرنے والا اگر ایک احمدی بنانے کا تہیہ کرے اور اس کی صحیح راہنمائی ہو اور صحیح طریق پر کام کرے تو ایک سال کے اندر اندر ایک احمدی بنانا ہرگز ناممکن نہیں۔ جو مرضی حالات ہوں، ایک احمدی مخلص ہو، عقل کے ساتھ کام لے، لگن کے ساتھ کام کرے، تو وہ سال میں ایک احمدی ضرور بنا سکتا ہے اور اکثر صورتوں میں ایک کے ساتھ اور بھی آتے ہیں۔‘‘ (فرمودہ ۲۴/دسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

’’وہ لوگ جو پاکستان میں اس خیال سے (دعوت الی اللہ) چھوڑ چکے ہیں کہ اب (دعوت الی اللہ) بند ہو گئی ہے۔ بڑی سختی ہو رہی ہے۔ ہم (دعوت الی اللہ) نہیں کریں گے۔ ان پر بھی (دعوت الی اللہ) کا الزام لگنا ہی لگنا ہے۔ کیونکہ مقابل پر جھوٹے ہیں۔ اس لئے اگر دعوت الی اللہ نہ کر کے آپ قید کئے جائیں گے تو یہ تو گناہ بےلذت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔ اس سزا پر آپ کو کوئی اجر نہیں ملے گا۔ اس لئے جب جانا ہی ہے تو دعوت الی اللہ کر کے قید میں جائیں تا کہ خدا کے پیار کا مورد بنیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۰/فروری ۱۹۸۷ء)

جذبہ اور دعا کی ضرورت

’’ہم میں اکثر ابھی داعی الی اللہ نہیں بن سکے لیکن داعی الی اللہ بننے کے لئے محبت اور اخلاص کی جو مرکزی طاقت ہے وہ ان میں موجود ہے اس لئے یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے کہ پچاس فیصدی احمدی حقیقتاً داعی الی اللہ بن جائیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے پچاس فیصد احمدی داعی الی اللہ بننے کے اہل بن چکے ہیں۔ پس دعوت الی اللہ کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ایک تو جذبے کی ہے اور دوسرے دعا کی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۰/نومبر ۱۹۸۷ء)

وعدہ کے حصول کیلئے محنت اور کوشش

’’میں ساری دنیا کو خدا کی طرف بلانے کی فکر میں ہر وقت پریشان رہتا ہوں۔ آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ کو یہ پریشانی اور فکر لاحق رہے کہ آپ کا علاقہ کیوں خدا کی طرف رغبت نہیں کر رہا اور ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے مخلصانہ وعدہ کرنا چاہئے اور اس کے حصول کے لئے خلوص کے ساتھ محنت اور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری محنت مخلصانہ ہوگی تو خدا تعالیٰ

حالات میں ایک تبدیلی پیدا کر دے گا۔ اگر کسی احمدی کی محنت کو پھل نہیں لگ رہا تو اسے پریشان ہو جانا چاہئے کہ کیا خامی باقی رہ گئی ہے جس کی وجہ سے وہ پھل سے محروم ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۳۰ ؍جنوری ۱۹۸۷ء)

انفرادی منصوبہ اور رابطے

''ہر وہ دعوت الی اللہ کرنے والا جو دل میں نیک ارادے باندھتا ہے۔۔۔وہ بھی منصوبہ بنائے۔۔۔بغیر منصوبہ کے کوئی بات ڈھب سے چل ہی نہیں سکتی۔۔۔ان سب کو میری نصیحت یہ ہے کہ وُہ سب سے پہلے تو دعا کریں، دو نفل پڑھیں، اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں اور خدا سے یہ عرض کریں کہ اے خدا تو جانتا ہے کہ ہمارے پاس بہت ہی معمولی ذرائع ہیں اور ہمیں ہر لحاظ سے کمزوری کا احساس ہے اور اپنی بے بسی کا احساس ہے۔ اس لئے آج ہم تیری خاطر منصوبہ بنانے کے لئے بیٹھے ہیں۔ تُو ہمیں روشنی عطا فرما کہ جو منصوبہ بنائیں تیری رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور جو منصوبہ بنائیں وُہ ثمر دار بنے اس کو پھل لگیں۔ اور پھل لگنے تک جو محنت مجھے کرنی چاہئے مجھے اس محنت کی توفیق بھی عطا فرما دے۔۔۔دعا کرنے کے بعد اپنا منصوبہ خود بنانا چاہئے۔ مثلاً ایک سکول کی بچی جب بیٹھے گی، کاغذ لے کر، تو پہلے خالی دماغ کے ساتھ اس کو سمجھ نہیں آئے گی کہ میں کیا لکھوں، کیسے منصوبہ بناؤں۔ یہ جو بے بسی کا احساس ہے یہ کچھ دیر رہے گا۔ پھر وُہ سوچے گی، غور کرے گی اور کہے گی اچھا! میری فلاں فلاں سہیلیاں ہیں، فلاں مِس ہے اس کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں، میں ان کو کوئی لٹریچر دے دیتی ہوں، ان کو گھر پر دعوت پر بلا لیتی ہوں۔۔۔غرضیکہ اس کے منصوبہ کا آغاز ہوگا۔۔۔اس طرح کئی قسم کے ایسے ذرائع، طریقے معلوم ہوں گے۔ جن کے ذریعے وُہ خدا کے فضل سے اپنے لئے ایک چھوٹا سا منصوبہ بنانے کے لئے کامیاب ہو جائیں گے۔''

(خطبہ جمعہ ۱۴ ؍فروری ۱۹۹۲ء)

''اگر آپ اکیلے داعی الی اللہ ہیں تو اپنا منصوبہ بنائیں اور گھر میں بچوں کو بھی آمادہ کریں۔ بیوی کو بھی اس سکیم میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کریں اور پھر جب بچے منصوبے بنائیں تو ان کو بتائیں کہ اس منصوبہ میں یہ یہ کمزوری ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲۱ ؍فروری ۱۹۹۲ء)

''انفرادی دعوت الی اللہ کے ذریعہ پہلے ذہن تیار ہونگے۔ اگر ایک احمدی ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آٹھ دس آدمیوں پر بھی اثر پڑا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں پھر ذہنی رجحانات تبدیل ہوتے ہیں۔ صرف (مین ٹو مین کنٹیکٹ) Man to man contact حسن خلق کے ساتھ رابطے، حکمت کے ساتھ جو شعبے کا انچارج ہے اس کے ساتھ رابطہ، راہنمائی، لٹریچر، آڈیو وڈیو بہت سے ذرائع ہیں جن کو جماعت خدا کے فضل سے مہیا کر سکتی ہے اور کر رہی ہے۔ ان سے استفادہ کرنا اب آپ کا کام ہے۔ دعوت الی اللہ جو ہے وہ ہر فرد کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کے بغیر تبدیلی نہیں آتی۔ مربی زیادہ سے زیادہ چند آدمیوں تک پہنچ سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مربیوں مبلغوں کا کون سا نظام تھا۔ ہر فرد مبلغ تھا۔ ہر فرد داعی الی اللہ تھا۔ چنانچہ انقلاب آ گیا۔ تو پاکستان کے لئے اصل پیغام یہی ہے۔ لوگ کہتے ہیں جی! اب یہ دن کب دور ہوں گے؟ دن تو جیسے بھی ہوں خدا نے مقدر کیا ہوا ہے۔ اس کے فوائد بھی بہت پہنچ رہے ہیں۔ قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ جو موجودہ تکلیف کی کیفیت ہے یہ تو آپ کی محنت سے تبدیل ہوگی۔ ہر جگہ آپ کو مسلسل اپنے خیالات کو ترویج دینا ضروری ہے۔''

(فرمودہ ۲۴ ؍دسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

مناسب زمین کا انتخاب

''حکمت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ مناسب زمین کا انتخاب کیا جائے۔۔۔بعض اوقات بعض احمدی بعض ایسے لوگوں کے ساتھ سر مارتے ہیں جن کے متعلق ان کی فطرت گواہی دیتی ہے کہ یہ ضدی اور متعصب ہیں اور ان کے اندر تقوٰی نہیں ہے۔ اور اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہدایت کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے جو تقوٰی رکھتے ہیں جن کے اندر سچائی کو سچائی کہنے کی ہمت ہے اور حوصلہ ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲۵ ؍فروری ۱۹۸۳ء)

پہلے ذاتی تعلق قائم کریں۔

''آپ کسی شخص کے ساتھ پہلے اپنا ذاتی تعلق قائم کریں اور اس کو یہ خیال پیدا ہو کہ آپ اس کے سچے ہمدرد ہیں۔ اس کے بغیر وہ بات نہیں کرے گا۔ اب اگر آپ کے خلاف نفرتیں پھیلی ہوئی ہیں اور آپ دروازے کھٹکھٹا کر اشتہار تقسیم کر رہے ہیں، اور پھر کہیں کہ یوم دعوت الی اللہ منایا۔ یوم دعوت الی اللہ تو نہیں یہ تو یوم تکفیر بن جائے گا۔''

(فرمودہ ۲۴ ؍دسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

مسلسل رابطہ ضروری ہے

''لفظ حکمت میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم جب (دعوت الی اللہ) کرتے ہو یا کرو گے تو بہت لطف اٹھاؤ گے اور پھر دوبارہ اس شخص کی تلاش نہیں کرو گے اور اس سے دوبارہ نہیں ملو گے اور سہ بارہ اسی سے نہیں ملو گے اور پھر چوتھی دفعہ اس سے نہیں ملو گے اور پانچویں دفعہ نہیں ملو گے تو تم اپنے پھل سے محروم کر دیئے جاؤ گے کیونکہ وہ نیک اثر ابھی دائمی نہیں ہوا۔ ابھی تصرف میں ہے۔ اس لئے جب تک وہ تمہارا نہیں ہو جاتا تمہیں مسلسل اس کی طرف توجہ کرنا پڑے گی۔

''حکمت کے ساتھ پروپیگنڈا کرنا، ان کے اثرات کو ان رستوں کے ذریعہ جو مقرر ہیں مرکز تک پہنچانا اور ہر قسم کی باتیں کرنے کے بعد لوگوں کے اوپر جو رد عمل ہوتا ہے اسے مرکز میں جمع کروانا، تاکہ وہ یہ دیکھے کہ فلاں نہج پر چلیں تو یہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ فلاں بات کریں تو یہ اثر پیدا ہوتا ہے۔'' (فرمودہ ۲۴ ؍دسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

دعوت الی اللہ اور حسنِ خلق

دعوت الی اللہ میں حسن خلق کو بہت ہی دخل ہے اور جتنی آپ کے دل میں نرمی ہوگی، بنی نوع انسان کی ہمدردی ہوگی، سچائی سے پیار ہوگا، تقویٰ ہوگا، دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا اور اس کے علاوہ حسن خلق بھی ہوگا، اتنی ہی زیادہ آپ کی دعوت مؤثر اور نتیجہ خیز ہوگی۔ لیکن صرف حسن خلق کافی نہیں۔۔۔محض حسن خلق اور زبان سے خاموشی۔ یہ تو نہ انبیاء کا دستور ہے نہ کوئی معقول آدمی اسے تسلیم کرتا ہے کہ اس طرح دعوت الی اللہ پھیل جائے گی اگر خدا تعالیٰ نے صرف حسن خلق سے کام لینا ہوتا تو بَلِّغ کے حکم کی ضرورت نہ ہوتی۔

(خطبہ جمعہ ۱۹ ؍جولائی ۱۹۸۵ء)

حکمت کی ایک راہ محبت و پیار

’’اگر آپ نے حکمت سے کام لے کر پیغام کے بغیر محبت پیار، حسن خلق سے اس کا دل جیتا تو پھر اس کا مزاج نرم ہوگا۔ اور اکثر دعوت الی اللہ میں کامیابی اسی ذریعہ سے ہوتی ہے۔

’’کامیاب داعی الی اللہ رحمت کے بغیر بن نہیں سکتا۔ اگر طبیعت میں درشتگی ہے، غصہ ہے۔ جلدی سے بات پر بھڑک اٹھنا ہے اور غصہ کا جواب غصہ سے دینا ہے، تو پھر مناظر تو بن سکتے ہیں ملاں بن سکتے ہیں۔ مبلغ نہیں بن سکتے۔‘‘

(فرمودہ ۲۴ ردسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

نیک نصیحت سے بات شروع کی جائے۔

’’موعظة حسنة ‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ ایسی پیاری بات کہے ایسی نیک نصیحت کرے کہ وہ اس کو اچھی لگے۔ دنیا میں معاشرہ میں اتنی خرابیاں ہیں۔ غریبوں پر ظلم ہو رہے ہیں۔ مصیبتوں میں لوگ مبتلا ہیں۔ نیک نصیحت کے پاکستان میں کتنے ہی مواقع ہیں پس احمدی ’’موعظة حسنة ‘ کو دل سے لگالیں اور اپنالیں اور یہی درس دیتے پھریں کہ بھائی خدا کا خوف کرو۔ کیا کرتے ہو تم؟ اسکو کہتے ہیں ’’موعظة حسنة‘‘ ’’موعظة حسنة‘‘ کرنے والے کی دل میں عزت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بات انسان زیادہ محبت اور غور سے سنتا ہے۔ اگر جاتے ہی وفات مسیح چھیڑ دیں گے تو وہاں تو پھر مجادلہ شروع ہو جائے گا۔‘‘

(فرمودہ ۲۴ ردسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

دعوت الی اللہ اور ذاتی نمونہ

’’لاکھ آپ خدا کی طرف بلائیں اگر اس کا عمل اس کی تصدیق نہیں کرتا اگر وہ جس کو آپ دعوت دے رہے ہیں پہچانتا نہیں ہے کہ یہ آنے والا واقعتہً خدا کی طرف سے آیا ہے اس وقت تک آپ کی دعوت میں کوئی اثر نہیں پیدا ہو سکتا۔‘‘ (فرمودہ ۲ رجون ۱۹۹۲ء)

دلیل احسن رنگ میں پیش کی جائے۔

’’جب دلائل کی جنگ شروع ہو تو پہلے کمزور دلائل نہ نکالا کرو یا یوں ہی کوئی دلیل دینی نہ شروع کرو بلکہ ادفع بالتی ھی احسن کی رو سے تم اپنے ترکش سے سب سے اچھا تیر نکالو سب سے مضبوط دلیل نکالا کرو اور یہ ایک بہت بڑی عقل کی بات ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۱۸ رفروری ۱۹۸۳ء)

دلیل چھوٹی لیکن پکی ہو۔

’’تھوڑی تھوڑی چیزوں کے ساتھ اپنے داعیین الی اللہ کو تربیت دینی چاہئے۔ اتنا دیں جتنا وہ ہضم کر سکیں۔ ایسی چیز سکھائیں جس پر طبیعت اتنی ماہر ہو، اتنی بشاشت اختیار کر جائے، چھوٹی سی دلیل ہو، ایک ہو لیکن ہو پکی اور اتنی پکی ہو کہ انسان کا دل مچلے کہ میں اس کو استعمال کر کے دیکھوں۔‘‘ (فرمودہ ۲۴ ردسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

دعوت الی اللہ کے لئے تدریج اور استقلال چاہئے۔

’’دعوت الی اللہ میں کچھ دن جوش اور پھر چھٹی۔ تیز دوڑے اور پھر سانس چڑھ گیا۔ پھر وہیں کھڑے ہوگئے، پھر آرام کیا، پھر نیند آ گئی۔ دعوت الی اللہ زندگی بھر کا کام ہے۔ اتنی رفتار رکھنی چاہئے جسے انسان قائم رکھ سکے۔ رفتہ رفتہ رفتار بڑھنی چاہئے۔ چند دن کے جوش کے بعد اگر دعوت الی اللہ کا کام ختم ہو جائے اس کا مطلب ہے کہ یہ سب مصنوعی طریقہ تھا اور دعوت کا کام کروانے والے کو سلیقہ نہیں ہے کہ کس طرح کروایا جاتا ہے۔ تمام دعوت الی اللہ کرنے والوں پر نظر رکھنا، ان کے ساتھ ساتھ چل کے ان کو سمجھانا جو سمجھایا گیا ہے اس کے اثرات کا جائزہ لینا ان اثرات کو مرتب کر کے اسکے نتیجے میں باقی دوستوں کو سمجھانا کہ یہ چیز ہے اس نے یہ فائدہ دیا اس چیز نے یہ نقصان دیا اس سے بچو اس کو اختیار کرو یہ سارے کام دعوت الی اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔‘‘ (فرمودہ ۲۴ ردسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

احمدی عقائد کھول دینے چاہئیں

’’کبھی بھی یکطرفہ تصویر دکھا کر احمدی نہیں بنانا چاہئیے۔ پوری طرح ان پر احمدی عقائد کھول دینے چاہئیں اور یہ بتانا چاہئیے کہ اس اقدام کے بعد تم پر یہ یہ مشکلیں آسکتی ہیں اس لئے جرأت ہے تو قبول کرو ورنہ ابھی مخفی ہی رکھو۔ اس قسم کی احتیاطیں ضروری ہیں ورنہ ایسے لوگ مولویوں کی ذرا سی مخالفت بھی برداشت نہیں کر پاتے اور پھر گند اور بکواس بکنے پر انہیں مجبور کیا جاتا ہے۔ سب داعیان الی اللہ کو یہ باتیں سمجھانی ضروری ہیں‘‘

(خط بنام مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد ربوہ 9.3.97)

نومبائع کو جلد از جلد داعی الی اللہ بنائیں۔

’’ایک اور بات یہ ہے کہ نومبائع کو آپ جتنی جلدی داعی الی اللہ بنائیں اتنا ہی اچھا ہے۔ جب وہ احمدی ہو اس کو اس وقت اگر مالی قربانی کی عادت ڈال دیں، دعوت الی اللہ کی عادت ڈال دیں تو اس وقت پڑ سکتی ہے۔ اگر کچھ عرصہ تک اس کو کوئی عادت بھی نہ ڈالیں تو پہلی عادتوں پر پکا ہو جائے گا اور پھر اس کو ہلانا جلانا، تبدیل کرنا بڑا مشکل ہوگا۔‘‘

(فرمودہ ۲۴ ردسمبر ۱۹۹۱ء قادیان)

انتہائی کوشش کے بعد توکل اور صبر سے دعا

’’وہ داعی الی اللہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کوشش کو بھی انتہا تک پہنچا دیا اور دعا کو بھی بدرجہ کمال پہنچا دیا لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ ان کے نفس کا دھوکہ ہے۔ جب کوششیں درجہ کمال کو پہنچا دی جائیں اور مایوس ہوئے بغیر توکل کے ساتھ اور صبر کے ساتھ خدا کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے اور راتوں کو اٹھ کر ان لوگوں کے لئے دعا کی جائے، جن کو بچانے کے لئے آپ کوشاں ہیں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ دعائیں نامقبول ہوں۔ وہ لازماً کارگر ہوں گی مگر اگر وہ مقبول نہیں ہوتیں اور آپ دعائیں کرتے ہیں تو ان میں کوئی نقص ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ ۸ رمئی ۱۹۹۲ء)

اصل ہتھیار دعا

’’دعا اصل چیز ہے میں ایک لمبا عرصہ (دعوت الی اللہ) کے کام سے منسلک رہا ہوں میرا یہ تجربہ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی بھی بڑے سے بڑے عالم کی کوششیں ثمر آور نہیں ہوتیں جب تک وہ بنیادی طور پر متقی اور دعا گو نہ ہو اور بڑے بڑے ان پڑھ میں نے دیکھے ہیں جن کو دین کے لحاظ سے کوئی وسیع علم نہیں تھا لیکن ان کی باتوں میں نیکی اور تقوی

تھا ان کو دعاؤں کی عادت تھی وہ بڑے کامیاب مبلغ ثابت ہوئے۔اس لئے جو اصل ہتھیار ہے وہ تو ہر ایک احمدی کو مہیا ہے پھر وہ باقی چیزوں کا انتظار کیوں کرتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲۸؍فروری ۱۹۸۳ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍جون 2004ء ہالینڈ)

اہم فریضہ

''ایک احمدی کو کیونکہ عمومی طور پر انسانیت سے بھی ہمدردی ہے اور پھر مسلمانوں سے تو خصوصی طور سے ہمدردی ہونی چاہیے۔کہ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ہم پر فرض بنتا ہے کہ ان کو ان اندھیروں سے نکالیں۔**ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں کہ مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔تو فلاح پاؤ گے**۔۔۔دنیا میں تیزی سے تباہی آ رہی ہے اور بڑی تیزی سے تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے۔اس کی نزاکت کے پیش نظر ہمیں اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔بہت توجہ دینی چاہیے۔تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بہترین ٹھہر سکتے ہیں۔تبھی ہم خیر امت ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔''

MTA سے استفادہ

''اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کر دیئے ہیں۔آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے۔۔۔۔پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ضرورت توجہ کی ہے لوگوں کو بے چینی لگی ہوئی ہے۔بے چینی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی ہے۔پس ہمیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔وسائل بھی میسر ہیں۔اس لئے درخواست ہے کہ توجہ کریں۔''

ہر احمدی پیغام پہنچانے میں مصروف ہو جائے

''جیسا کہ میں نے کہا دنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں،اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے۔یا اسی پہ گزارا نہیں ہو سکتا۔بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان کرنا چاہئے،جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہر شخص ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے''

دعوت الی اللہ کا کام مسلسل کرنے کی تلقین

''دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے،مستقل مزاجی سے لگے رہنے والا کام ہے اور یہ نہیں ہے کہ ایک رابطہ کیا یا سال کے آخر میں دو مہینے اپنے ٹارگٹ پورے کرنے کے لئے وقف کر دیئے۔بلکہ سارا سال اس کام پہ لگے رہنا چاہئے اور اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔۔۔اور سو نہیں جانا چاہئے کہ جی کام سال کے آخر میں کر لیں گے۔''

ایک سے دو ہفتہ وقف کرنے کی تحریک

''دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔یہ میں ایک یا دو دفعہ کم از کم اس لئے کہہ رہا ہوں جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے۔اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے''

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(از خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۔اکتوبر ۲۰۰۴ء بحوالہ الفضل ۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء)

مسلسل رابطہ

''ہماری عموماً یہ عادت ہے کہ ایک مہم کی صورت میں،مہینے میں ایک دفعہ یا دو مہینے میں ایک دفعہ ایک(۔)ڈے منا لیتے ہیں۔یا سال میں ایک دو دفعہ ہفتہ منا کر اس میں کچھ حد تک لٹریچر تقسیم کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا۔یہ طریق میرے نزدیک ایک حد تک تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ان کو جب بھی کوئی معلومات یا تعارف آپ پمفلٹ کی صورت میں دیتے ہیں تو پھر اس کی مدد سے آگے رابطے بڑھانے کی ضرورت ہے ۔ورنہ تو پیسہ خرچ کرنے والی بات ہے۔پھر ایک تسلسل سے یہ چھوٹے پمفلٹ،ان لوگوں تک جن کو دلچسپی ہے ان تک پہنچنے چاہئیں''

مستقل مزاجی اور درد کے ساتھ دعوت الی اللہ

''اس لئے قرآن کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کریں،حکمت سے کریں ایک تسلسل سے کریں مستقل مزاجی سے کریں،اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ،مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتابوں سے حوالے نکالیں ۔پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اور ہوتے ہیں۔نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے''

دعوت الی اللہ اور عمل صالح

''بہر حال دعوت الی اللہ کے لئے عمل صالح بھی بہت ضروری ہے اور جب اپنے عمل نیک ہوں گے تو آپ دوسروں کو کہنے میں بھی حق بجانب ہوں گے۔ورنہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہتے کچھ ہو اور کرتے کچھ ہو۔اس طرح تو تم گنہگار بن رہے ہو۔ثواب لینا تو علیحدہ رہا،گناہ میں حصہ لے رہے ہو''

شکر نعمت

''خدا کرے کہ ہم دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے والے بھی ہوں اور عمل صالح کرنے والے بھی ہوں۔تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت میں شمولیت کی صورت میں حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کی وجہ سے جو انعام دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر گذار بندے بنتے ہیں اور شکر گذار ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔اور جب یہ شکر گذاری قائم رہے گی اور عمل بھی قائم رہیں گے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے تو تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں شمار ہوں گے''۔